سوال

(351)ایک نصیحت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک نصیحت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک نصیحت

اس بارے میں کسی بھی عقل سلیم کے مالک شخص کو شک وشبہ نہیں ہوسکتا کہ امتوں کے لئے ایک ایسے ہادی وراہنما کی شدید ضرورت ہوتی ہے جو راہ راست کی طرف ان کی رہنمائی کرے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض ادا کرنے میں امت محمدیہ کو دیگر امتوں کے مقابلہ میں ایک نمایاں خصوصیت حاصل ہے لہٰذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ نصیحت اور ہمدردی وخیر خواہی کے لئے وہ مقدور بھر استطاعت کے مطابق کمر ہمت کس لے تاکہ وہ اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآمد ہو سکے اور وہ دوسروں کی ہدایت وراہنمائی کا ذریعہ بن سکے، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (الذاریات ۵۱/۵۵)

''اور نصیحت کرتے رہو یقینا نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے۔''

لاریب! ہر مومن بلکہ ہر انسان اس بات کا شدید ضرورت مند ہے کہ اسے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بارے میں نصیحت کی جائے اور ان کے ادا کرنے کے بارے میں تلقین کی جائے، اسی طرح اس بات کی بھی شدید ضرورت ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کو حق اور صبر کے اختیار کرنے کی وصیت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کامیاب ہونے والوں کے اوصاف اور ان کے اعمال حسنہ اور خسارہ پانے والوں کی صفات اور ان کے برے اعمال کا بہت سی آیات میں ذکر فرمایا ہے جن میں سب سے جامع سورۃ العصر کی حسب ذیل آیات کریمہ ہیں :

وَالْعَصْرِ ﴿١﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ﴿٢﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (العصر ۱۰۳/۱-۳)

''عصر کی قسم! یقیناتمام انسان نقصان میں ہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں (ایک دوسرے کو) حق (بات) کی تلقین اور صبر کی

تاکید کرتے رہے۔''

اس مختصر مگر عظیم سورہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی راہنمائی کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ کامیابی و کامرانی درج ذیل چار صفات میں منحصر ہے (۱) ایمان (۲) عمل صالح (۳) ایک دوسرے کو حق کی تلقین اور (۴) ایک دوسرے کو صبر کی تاکید، جو شخص ان مقامات اربعہ (چارچیزوں) میں کامل ہوگیا، وہ بہت بڑا نفع حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا اور روز قیامت اپنے رب کی طرف سے عزت و کرامت اور فوز و فلاح کا مستحق قرار پائے گا اور جو شخص ان صفات کے حاصل کرنے میں ناکام رہا اور ان کے ساتھ اپنے آپ کو آراستہ نہ کرسکا، وہ بہت بڑے نقصان اور خسارے سے دوچار ہوا اور روز قیامت ذلت و رسوائی سے جہنم رسید ہوگا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بڑی شرح و بسط کے ساتھ اپنی کتاب مقدس کے کئی مقامات پر کامیاب و کامران لوگوں کے صفات اور انواع و اقسام کو بیان فرمایا ہے تاکہ ایک طالب نجات انہیں جان لے، ان کے ساتھ اپنے آپ کو آراستہ کرے اور ان کی طرف دوسروں کو بھی دعوت دے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خائب و خاسر لوگوں کی صفات کا بھی تذکرہ فرمایا ہے تاکہ مومن ان بری صفات کو پہچان کر ان سے دور رہے۔ جو شخص کثرت سے اور خوب گہرے غور و فکر کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرے گا تو وہ یقینا کامیاب اور ناکام لوگوں کی صفات کو تفصیل کے ساتھ جان لے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سی آیات میں ان کا ذکر فرمایا ہے، جن میں سے چند ایک کا پہلے حوالہ دیا جاچکا ہے اور کچھ حسب ذیل ہیں:

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا (الاسراء ۱۷/۹)

''بلاشبہ یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب راستوں سے زیادہ سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں، بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے اجر عظیم ہے۔''

اور فرمایا:

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (ص ۳۸/۲۹)

''(یہ) کتاب جو ہم نے آپ پر نازل کی ہے بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہل خرد نصیحت پکڑیں۔''

نیز فرمایا:

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الانعام ۶/۱۵۵)

''اور برکت والی یہ کتاب بھی ہمیں نے اتاری ہے تو اس کی پیروی کرو اور (اللہ سے ڈرو) تاکہ تم پر مہربانی کی جائے۔''

اور صحیح حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((خيركم من تعلم القرآن وعلمه))

''تم میں سب سے بہترین شخص وہ ہے جو خود قرآن کا علم سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔''

اور آپ نے حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن علی رؤوس الاشھاد (تمام لوگوں کے سامنے) اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ''میں تم میں وہ چیز چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر اسے مضبوطی سے تھامے رکھوگے تو کبھی گمراہ نہ رہوگے اور وہ ہے اللہ کی کتاب۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مذکورہ بالا آیات میں یہ فرمایا ہے کہ اس نے قرآن مجید کو اس لئے نازل فرمایا ہے کہ بندے اس میں غور و فکر کریں، اس سے نصیحت حاصل کریں، اس کی اتباع کریں اور اس کی روشنی میں دنیا و آخرت کی سعادت، عزت اور نجات کے اسباب تلاش کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی امت کی رہنمائی فرمائی کہ وہ قرآن کا علم سیکھے اور وہ

دوسروں کو بھی سکھائے اور فرمایا کہ سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرآن کا علم سیکھتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرکے، اس کی اتباع کرکے، اس کے حدود کی پاسداری کرکے، اس کے مطابق فیصلہ کرکے اور اسے اپنا دستور ومنشور بنا کر لوگوں کو بھی اس کا علم سکھاتے ہیں۔ عرفہ کے دن ایک عظیم الشان اجتماع میں رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے اس حقیقت کو واضح فرمایا کہ جب تک وہ کتاب اللہ کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرتے رہیں گے کبھی گمراہ نہ ہوں گے۔ سلف صالحین اور اس امت کے صدر اول کے مسلمان نے جب

قرآن مجید کی تعلیمات اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت پاک پر عمل کیا تو اللہ تعالی نے انہیں دنیا میں عزت و سربلندی عطا فرمائی اور زمین کی حکومت و خلافت کا انہیں وارث بنا دیا جیسا کہ اس نے اپنے حسب ذیل ارشاد میں یہ وعدہ فرمایا ہے کہ:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا (النور۲۴/۵۵)

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے، ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنا دے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو، جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے، مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے۔''

اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد۴۷/۷)

''اے اہل ایمان! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔''

مزید فرمایا:

وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ٤٠ الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ (الحج۲۲/۴۰-۴۱)

''اور جو شخص اللہ (کے دین) کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی مدد ضرور کرتا ہے، بے شک اللہ تعالی زبردست قوت اور غلبے والا ہے، یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس (قدرت واختیار) دیں تو نماز قائم کریں، زکوۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔''

تو اے مسلمانو! اپنے رب کی کتاب میں خوب تدبر کرو، کثرت سے اس کی تلاوت کرو، اس کے اوامر کی اطاعت بجا لاو، نواہی سے اجتناب کرو، ان اخلاق واعمال کو پہچانو قرآن نے جن کی تعریف کی ہے، ان کی طرف لپکو اور ان سے اپنے آپ کو آراستہ کرلو اور ان اخلاق واعمال کو بھی معلوم کرو، قرآن نے جن کی مذمت کی ہے، جن کے ارتکاب پر وعید سنائی ہے، ان سے اجتناب کرتے ہوئے دور ہو جاو، آپس میں بھی ایک دوسرے کو ان سے بچنے کی نصیحت کرو اور اپنے رب کی ملاقات کے وقت تک صبر کا مظاہرہ کرو کہ اس سے تمہیں دنیا وآخرت میں عزت، کرامت، عظمت وشوکت، نجات وسعادت اور فوز وفلاح ہوگی۔

مسلمانوں کے لئے اہم واجبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ سنت رسول ﷺ کے دامن کو مضبوطی سے تھام لیں، اس میں بصیرت حاصل کریں، اس کی روشنی میں زندگی بسر کریں کیونکہ سنت نبوی وحی ثانی، کتاب اللہ کی تفسیر وتشریح اور قرآن مجید کے اجمال کی تفصیل ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب کریم میں ارشاد فرمایا ہے:

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (النحل۱۶/۴۴)

''اور ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو (ارشادات) لوگوں کی جانب نازل فرمائے گئے ہیں آپ ان پر واضح کردیں اور تاکہ وہ غور کریں۔''

اور فرمایا:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ (النحل ۱۶/۸۹)

''اور ہم نے آپ پر ایسی کتاب نازل کی ہے کہ (اس میں) ہر چیز کا (مفصل) بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت، رحمت اور بشارت ہے۔''

مزید فرمایا:

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (الاحزاب ۳۳/۲۱)

''یقینا تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین (عمدہ) نمونہ موجود ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالی (سے ملاقات) اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالی کا ذکر کرتا ہے۔''

اور فرمایا:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (الحشر ۵۹/۷)

''جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

اور فرمایا:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (النور ۲۴/۶۳)

''جو لوگ ان کی مخالفت کرتے ہیں، ان کو ڈرنا چاہئے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر (دنیا میں) کوئی آفت پڑ جائے یا (وہ آخرت میں) تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔''

ایسی بے شمار آیات ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع، آپؐ کی سنت کی تعظیم اور اسے مضبوطی سے تھامنا اور اس کی مخالفت سے اجتناب کرنا اور سنت کے مطابق عمل میں سستی اور کوتاہی سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ جو شخص بھی قرآن کریم میں تدبر اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث صحیحہ میں تفقہ سے کام لے گا اس کے سامنے یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ بندگان الہی کی بہتری و بھلائی، سعادت و کامرانی اور دینا و آخرت کی کامیابی اور نجات کا انحصار اس بات پر ہے کہ قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ کی اتباع کی جائے، ان کی تعظیم کی جائے اور تمام حالات میں صبر و استقامت کے ساتھ ان کے عمل کو بھی کیا جائے، ارشاد باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (الانفال ۸/۲۴)

''اے اہل ایمان! اللہ اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو جب کہ

رسول اللہ (ﷺ) تمہیں ایسے کام کے لئے بلاتے ہیں جو تم کو زندگی (جاوداں) بخشتا ہے اور جان رکھو کہ اللہ، آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اس کے روبرو جمع کئے جاؤ گے۔''

نیز فرمایا:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (النحل ۱۶/۹۷)

''جو شخص نیک اعمال کرے گا (خواہ) مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو تو ہم اس کو (دینا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔''

مزید فرمایا:

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ (المنافقون ۶۳/۸)

''عزت تو صرف اللہ کے لئے، اس کے رسول کے لئے اور ایمانداروں کے لئے ہے لیکن منافق نہیں جانتے۔''

ان آیات میں اللہ تعالی نے یہ راہنمائی فرمائی ہے کہ حیات طیبہ، اطمینان وسکون قلب اور راحت وعزت صرف اسی شخص کو حاصل ہوگی جو اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات پر لبیک کہے گا اور قول وعمل سے اس پر استقامت کا مظاہرہ کرے گا اور جو شخص کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ سے اعراض کرے گا اور ان کو چھوڑ کر دوسری چیزوں کے ساتھ مشغولیت اختیار کرے گا تو وہ ہمیشہ عذاب، شقاوت وبدبختی، غم واندوہ اور زندگی کی تنگی میں مبتلا رہے گا خواہ وہ ساری دنیا کا مالک کیوں نہ بن جائے اور پھر جب دنیا سے رخصت ہوگا تو دنیا کے عذاب سے بھی زیادہ سخت اور ہولناک عذاب، جہنم کے عذاب سے اسے دوچار ہونا ہوگا، والعیاذ باللہ! ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ٥٤ فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ (التوبۃ ۹/۵۴-۵۵)

''اور ان کے خرچ (اموال) کے قبول ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی سوا اس کے کہ انہوں نے اللہ سے اور اس کے رسول ﷺ سے کفر کیا اور نماز کے لئے آتے ہیں تو سست وکاہل ہو کر اور خرچ کرتے ہیں تو ناخوشی سے۔ تم ان کے مال اور اولاد سے تعجب نہ کرنا، اللہ چاہتا ہے کہ ان چیزوں سے دنیا کی زندگی میں ان کو عذاب دے اور (جب) ان کی جان نکلے تو (اس وقت بھی) وہ کافر ہی ہوں۔''

اور فرمایا:

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ١٢٣ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ (طہ ۲۰/۱۲۳-۱۲۴)

''پس جب میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا۔ وہ گمراہ ہوگا نہ تکلیف میں پڑے گا اور جو شخص میری نصیحت سے منہ پھیرے گا، اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور روز قیامت ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔''

نیز فرمایا:

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (السجدۃ ۳۲/۲۱)

''اور یقینا ہم ان کو (قیامت کے) بڑے عذاب کے سوا عذاب دنیا کا بھی مزہ چکھائیں گے شاید (ہماری طرف) لوٹ آئیں۔''

اور فرمایا:

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ١٣ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ (الانفطار ۸۲/۱۳-۱۴)

''بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے اور بدکردار دوزخ میں۔''

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ آیت عام ہے اور ابرار و فجار کے دنیا و آخرت کے حالات پر محیط ہے کیونکہ مومن دنیا میں، قبر میں اور آخرت میں نعمتوں سے فیض یاب ہوگا خواہ دنیا میں اسے بظاہر فقر و مرض اور دیگر مختلف مصائب کا ہی کیوں نہ سامنا کرنا پڑا ہو، اسی طرح فاسق و فاجر اپنی دنیا میں، قبر میں اور آخرت میں جہنم ہی میں ہے خواہ دنیا میں وہ کیسی ہی دنیوی نعمتوں سے بہرہ ور کیوں نہ رہا ہو کیونکہ نعمت اور دولت تو دراصل اطمینان و سکون قلب اور دل کی نعمت و راحت کا نام ہے۔ پس مومن اللہ تعالی کے ساتھ ایمان، اس کی ذات گرامی پر اعتماد، اس سے استغاثہ و فریاد اس کے حقوق کی ادائیگی اور اس کے وعدہ کی تصدیق کے باعث اطمینان قلب، انشراح صدر اور انبساط ضمیر کی دولت سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

فاسق و فاجر اپنے مریض دل، جہالت، تشکیک، اللہ تعالی کی ذات گرامی سے اعراض اور دنیوی لذتوں اور دلفریبیوں میں مشغولیت کے باعث ہمیشہ قلق و اضطراب بلکہ عذاب میں بتلا رہتا ہے اور پھر خواہش پرستی اور شہوت رانی کا نشہ اس کے دل کو اس بارے میں سوچنے اور سمجھنے سے بھی اندھا کر دیتا ہے، لہذا اے مسلمانو! خبردار اور ہوشیار رہو کر اس حقیقت کو جان لو کہ تمہیں اللہ تعالی کی عبادت و اطاعت کے لئے پیدا کیا گیا ہے، اسے خوب اچھی طرح سمجھو اور اسے حرز جان بنا لو اور پھر اپنے رب کی ملاقات کے دن تک اس پر استقامت کے ساتھ ڈٹ جاو، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ابدی و سرمدی نعمتوں سے فیض یاب ہوگے اور جہنم کے عذاب سے بچ جاوگے، ارشاد باری تعالی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ٣٠ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ٣١ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ (فصلت ٤١/٣٠-٣٢)

''جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے، ان پر فرشتے یہ کہتے ہوئے اترتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غمزدہ مت ہو (بلکہ) اس جنت و بہشت کی بشارت و خوشخبری سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو ملے گی اور جو چیز طلب کروگے تمہارے لئے (بہشت میں) موجود ہوگی (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے۔''

اور فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ١٣ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (الاحقاف ٤٦/١٣-١٤)

''تحقیق جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر وہ اس پر قائم رہے تو ان کو کچھ خوف ہوگا نہ وہ غمزادہ ہوں گے، یہی اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے (یہ) اس کا بدلہ (ہے) جو وہ کیا کرتے تھے۔''

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ سب کو اپنے ان بندوں میں سے بنا دے اور ہم سب کو اپنے نفس کی شرارتوں اور برے اعمال سے محفوظ رکھے، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وصلی اللہ وسلم علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ451

محدث فتویٰ